09586

بسمہ سبحانہ وتعالیٰ

۱ کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی آدمی
اپنی بیوی کو کہے کہ دو ماہ تک تیری شرمگاہ کو طلاق، تو ایسی صورت میں
اس عورت پہ طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ اور ان الفاظ کا حکم کیا ہوگا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداًو مصلیاً

واضح رہے کہ طلاق کی اضافت جب بدن کے کسی حصے کی طرف کی جائے تو اس سے طلاق واقع ہونے یا نہ ہونے کے لئے فقہاء کرام نے یہ ضابطہ بیان کیا ہے کہ: اگر وہ لفظ ایسا ہو کہ عرف میں پورے بدن کے لئے بھی بطورِ کنایہ ہونا معروف ہو تو اس سے طلاق واقع ہو جائیگی، اور اگر وہ لفظ پورے بدن کے لئے بطورِ کنایہ کے استعمال نہ ہوتا ہو اور وہ بدن کا ایسا حصہ بھی نہ ہو جس سے استمتاع کیا جاتا ہو تو اس سے طلاق واقع نہیں ہو گی، لیکن اگر وہ لفظ پورے بدن کے لئے بطورِ کنایہ کے استعمال تو نہ ہوتا ہو لیکن وہ بدن کا ایسا حصہ ہو جس سے استمتاع کیا جاتا ہو تو اس سے طلاق واقع ہونے یا نہ ہونے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ اور لفظ شرمگاہ اگرچہ اردو محاورے میں پورے بدن کے لئے بطورِ کنایہ ہونا معروف نہیں لیکن یہ بدن کا ایسا حصہ ہے جس سے استمتاع کیا جاتا ہے، اس لئے مذکورہ لفظ سے طلاق کا واقع ہونا بھی مختلف فیہ ہے، جیسا کہ بُضْعک طالق سے طلاق واقع ہونے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔

دوسری جانب اگر اس بات کو دیکھا جائے کہ نکاح کے بعد مرد کو عورت پر جو ملک حاصل ہوتی ہے وہ ملکِ بضعہ ہے، اور طلاق کی اضافت خاص اس عضو کی طرف کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مرد اپنی اس ملکیت (جو اس کو نکاح کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے) کو ختم کر رہا ہے، اس کا تقاضا یہ ہے کہ شرمگاہ کی طرف طلاقِ صریح کی اضافت کرنے سے ایک طلاقِ رجعی واقع ہو جائے۔

مذکورہ بالا دونوں باتوں میں پہلی بات سے اگرچہ طلاق واقع ہونا مختلف فیہ ہے لیکن دوسری بات سے طلاق کا واقع ہونا یقینی ہے، اس لئے صورتِ مسئولہ میں مذکورہ شخص نے جب اپنی بیوی کو یہ کہا کہ "دو ماہ تک تیری شرمگاہ کو طلاق" تو ان الفاظ سے اس کی بیوی پر ایک طلاق رجعی واقع ہو گئی ہے، جس کا حکم یہ ہے کہ اس شخص کو عدّت کے اندر اندر رجوع کرنے کا حق حاصل ہے، جس کی بہتر صورت یہ ہے کہ بیوی کے علم میں لا کر دو گواہوں کے سامنے یہ کہہ دے کہ "میں نے تمہیں دوبارہ اپنے نکاح میں لوٹا دیا" اس سے رجوع ہو جائے گا۔ لیکن اگر عدت گذرنے تک رجوع نہیں کیا تو عدّت پوری ہونے پر یہ طلاق بائن بن جائے گی، جس کے بعد دوبارہ نکاح کئے بغیر وہ اس شخص مذکور کے نکاح میں نہیں آسکے گی۔

واضح رہے کہ رجوع یا نکاح کے بعد اس شخص کو صرف دو طلاقوں کا اختیار رہے گا، لہٰذا آئندہ طلاق کے معاملہ میں احتیاط لازم ہے۔

المحيط البرهاني للإمام برهان الدين ابن مازة (٣/ ٤٢٨)

إذا قال لامرأته رأسك طالق فالأصل في جنس هذه المسائل أن كل (ما) **يعبر به عن جميع البدن نحو الرأس والرقبة والفرج والوجه يصح إضافة الطلاق إليه وكل جزء لا يعبر به عن جميع البدن إن كان جزءاً لا يستمتع به نحو الدمع والريق والدم لا يصح إضافة الطلاق إليه بالاتفاق**، هكذا ذكر شيخ الإسلام خواهر زاده رحمه الله في «شرحه»..........**وإذا قال لها: بضعك طالق**. ذكر شمس الأئمة السرخسي رحمه الله في «شرحه» أن يقع وهكذا وقع في بعض النسخ.

الهداية في شرح بداية المبتدي (١/ ١٨٥)

وينعقد بلفظ النكاح والتزويج والهبة والتمليك والصدقة..................ولنا **أن التمليك سبب لملك المتعة** في محلها بواسطة ملك الرقبة **وهو الثابت بالنكاح** والسببية طريق المجاز.

الدر المختار(٢/ ٣٤٣)

وأيضا صرحوا بأنه إذا نوى بالعتق الطلاق صح لأن العتق وضع لإزالة ملك الرقبة **والطلاق لإزالة ملك المتعة** والأولى سبب للثانية فصح المجاز.

الفتاوى التاتارخانية(٤٢٦/١٢)

وإذا قال لها "بضعك طالق" ذكر الشيخ الإمام في شرحه أنه لا يقع، **وذكر شمس الأئمة الحلواني في شرحه أنه يقع**، وهكذا وقع في بعض النسخ،......**وإذا قال "دبرك طالق"** فالمحفوظ عن أصحابنا رحمهم الله أنها **لاتطلق، بخلاف قوله "فرجك طالق"** وذكر فى المنتقى: أن قوله "إستك طالق" فى الحكم بمنزلة "فرجك"...................والله سبحانه وتعالیٰ اعلم.

[signature]
اسد خان

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲۵/ محرم الحرام/۱۴۳۹ھ
16/ اکتوبر/ 2017ء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
۲۵/۱/۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح
محمد طاہر غفرلہ
۲۵/۱/۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح
[signature]